رسائل و مسائل

نماز کے بعد دُعا

سوال: مجھے درج ذیل مسئلہ میں آپ کی عالمانہ رہنمائی درکار ہے۔ مہربانی فرما کر اپنی اوّلین فرصت میں جواب عنایت فرمائیں۔ نوازش ہوگی۔

۱۔ مسئلہ یہ ہے کہ میں پانچوں نمازیں پابندی سے ادا کرتا ہوں اور ہر نماز کے فرض ادا کر کے ہاتھ اُٹھا کر اللہ سے دُعا مانگتا ہوں۔

۲۔ میں فرائض کے بعد دُعا مانگنے کے بعد سُنتوں اور نفلوں سے فارغ ہو کر (ظہر، مغرب) اور عشا کی نماز میں سُنتوں، وتروں اور نوافل سے فارغ ہو کر بھی ہاتھ اُٹھا کر اللہ سے دُعا مانگتا ہوں۔

میرے بعض دوست کہتے ہیں کہ فرائض کے بعد اور ساری نماز ختم کرنے کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا خلافِ سنّت ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ یہ مذکورہ دونوں قسم کی دُعائیں خلافِ سنّت ہیں یا کوئی ایک؟

بعض دعائیں اور اذکار ہاتھ اٹھائے بغیر ویسے ہی بیٹھے ہوئے پڑھے جاتے ہیں۔ ان کے متعلق ارشاد فرمائیں کہ یہ اذکار و دُعا فرض نماز کے بعد پڑھے جائیں یا پوری نماز ختم کرنے کے بعد! (ان اذکار و دُعا سے مراد تسبیح فاطمہ، آیۃ الکرسی اور معوذتین وغیرہ ہیں)۔

جواب: آپ کے سوال کا مختصر جواب یہ ہے کہ فرض نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر

دُعا مانگنے کو خلافِ سنّت کہنا میرے نزدیک صحیح نہیں۔ دُعا بجائے خود ایک مشروع و مسنون فعل ہے اور دُعا کو حدیث میں "عبادت کا مغز" فرمایا گیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ آپ فرض نماز کی جماعت کے بعد ایسے کلمات ارشاد فرمائے تھے، جن میں دُعا بھی ہوتی تھی اور ذکر اللہ بھی ہوتا تھا۔ اور جو دُعا بھی اللہ سے طلب کی جاتی ہے وہ ذکرِ الٰہی میں شامل اور اس کی ایک قسم ہے۔ نماز باجماعت کے بعد اگر امام دُعا مانگے یا اللہ کا ذکر کرے اور مقتدی اس کا ساتھ دیں تو میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس سے سنّت کی مخالفت کیسے لازم آتی ہے۔

مشکوٰۃ شریف، کتاب الصلوٰۃ میں ایک باب کا عنوان ہے: "باب الذکر بعد الصلوٰۃ" جس میں متفق علیہ حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز فرض کے بعد بلند آواز سے پڑھتے تھے:

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک و لہ الحمد وھو علیٰ کل شیٍٔ قدیر۔ اللّٰھم لامانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجدّ منک الجدّ۔

صحیح حدیث میں یہ بھی ہے کہ آنحضورؐ فرض پڑھ کر اللہ اکبر کہنے کے بعد تین مرتبہ استغفار کرتے تھے اور یہ دُعا مانگتے تھے:

اللّٰھم انت السّلام ومنک السّلام تبارکت یاذوالجلال والاکرام۔

یہ کلمات دُعائیہ بھی ہیں اور ان میں اللہ کی یاد بھی ہے، اور ان میں آنحضورؐ کی جانب سے تعلیم کا پہلو بھی ہے۔ صحابہ کرام جب یہ دُعائیں سنتے ہوں گے تو ضرور انہیں سنّت سمجھتے ہوئے خود بھی یہ دُعائیں پڑھتے ہوں گے۔ اگر صحابہ کرامؓ نے انہیں روایت کیا اور ہم تک پہنچایا ہے تو یہ امر ناقابلِ تصور و یقین ہے کہ خود یہ اصحاب یہ دُعائیں نہیں مانگتے ہوں گے۔ لہٰذا نماز باجماعت کے بعد اگر امام یا مقتدی

یہ دُعائیں حدیث سے ثابت شدہ دیگر اذکار و ادعیہ پڑھیں تو یہ خلافِ سنّت یا بدعت کیونکر ہوگا ؟ سنن ترمذی میں حدیث وارد ہے کہ فرض نماز کے بعد کا وقت قبولِ دُعا کے لیے بہترین ہے۔

جہاں تک ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنے اور دُعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنے کا تعلق ہے، یہ بھی آدابِ دُعا میں شامل ہے۔ اور اس کا ثبوت بعض احادیث سے ملتا ہے اس لیے اسے بھی غیر مسنون کہنا میرے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ حضرت ابن عباسؓ اور دوسرے صحابہ کرامؓ سے آنحضورؐ کا ارشاد مروی ہے کہ ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگو اور جب دُعا سے فارغ ہو جاؤ تو ہتھیلیاں منہ پر مل لو۔ اللہ پسند نہیں فرماتا کہ بندے کو خالی ہاتھ لوٹائے جب کہ وہ اپنے رب کی طرف ہاتھ اُٹھاتا ہے۔

سنّت و نفل کے بعد دُعا کا ذکر حدیث میں نہیں ملتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد تطوعات (سنن و نوافل) گھر میں جا کر ادا فرماتے تھے۔ آنحضورؐ نے یہ بھی فرمایا کہ فرض کے سوا دوسری نماز گھر پر پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے۔

جو دُعائیں نماز کے بعد پڑھی جاتی ہیں، ان کا دوسرے اوقات میں بھی پڑھنا مباح و مسنون ہے۔ ان میں معوذتین، تسبیح فاطمہ بھی شامل ہے۔

قرآن و حدیث میں بہت سی جامع دُعائیں ایسی ہیں جو اکثر اوقات میں پڑھی جا سکتی ہیں۔ مثلاً متفق علیہ حدیث سے ثابت ہے کہ آنحضورؐ یہ قرآنی دُعا بکثرت پڑھتے تھے:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

آیت الکرسی کا فرض نماز کے بعد اور دیگر اوقات میں پڑھنا بھی صحیح احادیث میں مروی ہے۔

فرض نماز کے بعد دُعا سے متعلق جو کچھ اُوپر تحریر ہوا ہے، اگر کوئی صاحب اس سے اختلاف قولاً یا عملاً کریں، تو انہیں اس کا حق حاصل ہے، کیونکہ یہ اختلاف

بہر حال اُصولی نہیں، فروعی ہے جو تعبیر و ترجیح پر مبنی ہے۔ نماز پڑھنے والوں کو چاہیے کہ وہ آپس میں جھگڑے کے بجائے بے نمازوں کو نماز کی دعوت و ترغیب مل کر دیں۔ اور جو لوگ تارکِ نماز اور منکرِ نماز ہیں انہیں سیدھی راہ پر لائیں اور بُرائی کا راستہ روکیں۔

عہدِ نبوت میں منافقین بھی نماز پڑھتے تھے لیکن اب مسلمانوں کے قائدین بھی غافل و تارک ہیں۔ اس صورتِ حال کی اصلاح و انسداد بھی ہم نماز پڑھنے والوں پر لازم ہے۔ نماز پڑھنے والے اگر باہم لڑتے جھگڑتے رہیں، تو بے نمازوں کو نمازی کون بنائے گا؟ (غلام علی)

(بقیہ بات سچی، کہنے والے جھوٹے)

مرزا صاحب پر آنے والی وحی کے مضحکہ انگیز نمونے، محمدی بیگم سے ان کے نکاح کا الہامی اعلان اور اس کا حشر، مشہور مسلمان عالم مولانا ثناء اللہ امرتسری سے مباہلہ کا نتیجہ، مرزا صاحب کی انسانیت کی معیار کے لحاظ سے پستیاں، انگریزی حکومت کی وفاداری اور اس کے لیے جاسوسی کا معاملہ، قادیانیوں اور اسرائیلیوں کے قارورہ کا ملنا، ہر جگہ مسلمانوں سے تصادم اور انسانیت آزاری۔ ان سارے حقائق کو پہلے آپ سمجھنے کی کوشش کیجیے۔ یہ تو بڑی کمزوری ہے کہ ان کا ذرا سا تبلیغی (مغالطہ انگیز) لٹریچر ملا تو آپ پریشان ہو گئے۔

(نعیم صدیقی)